روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان C.P.L 61
منگل 19 فروری 2002ء 6 ذوالحج 1422 ہجری - 19 تبلیغ 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 42

ہمیشہ کا امن

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
ایک منادی اہل جنت سے کہے گا کہ اب تم ہمیشہ تندرست رہو گے اور کبھی بیمار نہ ہو گے - اور تم ہمیشہ زندہ رہو گے کبھی نہیں مرو گے اور تم ہمیشہ جوان رہو گے اور کبھی بوڑھے نہیں ہو گے - اور تم ہمیشہ امن و آرام میں رہو گے کبھی تنگی میں مبتلا نہیں ہو گے -

(صحیح مسلم کتاب الجنۃ باب دوام نعیم اھل الجنۃ - حدیث نمبر 5069)

صفت المؤمن کے جاری مضمون کا مزید ایمان افروز تذکرہ

مکہ بلد امین ہے یعنی اسے امن دیا گیا اور یہ امن دینے والا ہے

اللہ تعالیٰ نے مجھے سفروں کے دوران امن بخشا اور کھانے کے مناسب سامان مہیا کئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 15 فروری 2002ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15 فروری 2002ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے صفت المومن کے جاری مضمون کو مزید آگے بڑھایا اور آیات قرآنیہ' احادیث نبویہ اور تحریرات حضرت مسیح موعود کی روشنی میں ایمان افروز خطاب فرمایا حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کے ذریعہ بیت الفضل لندن سے براہ راست دنیا بھر میں نشر کیا گیا نیز متعدد زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی ٹیلی کاسٹ ہوا-

حضور انور نے ایک آیت قرآنی کا ترجمہ پیش کرنے کے بعد حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت بیان کی جس میں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن جب اعلان کرنے والا بلائے گا کہ کس کی عبادت کرتے تھے تو جھوٹے خداؤں کی عبادت کرنے والوں کو جہنم میں دھکیل دیا جائے گا اور پھر ایک خدا کی عبادت کرنے والے رہ جائیں گے تو ان کے ساتھ وہ سلوک کیا جائے گا جیسا کہ وہ اپنی زندگی میں اپنے خدا کے متعلق گمان کرتے تھے - حضور نے فرمایا کہ ہر شخص اپنی توفیق کے مطابق خدا تعالیٰ کو دیکھتا ہے اور جب خدا نظر آتا ہے تو خاص رحمت کا سلوک اس کے ساتھ ہوتا ہے - رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی مومن کو امان دی اور پھر اس کو قتل کر دیا تو میں ایسے قاتل سے بیزار ہوں - آنحضرتؐ نے مشرکین مکہ کو خط لکھنے والے حاطب کو معاف کر دیا اس سے جب پوچھا گیا تو نے ایسی حرکت کیوں کی تو حاطب نے کہا کہ ہمارے بعض رشتہ دار مکہ میں رہتے تھے ان کے ساتھ احسان کا سلوک کیا - حضرت عمرؓ نے کہا کہ اس کی گردن اڑانے کی اجازت دیں - آپؐ نے فرمایا اس نے سچا بیان دیا ہے - اس نے بدر میں شرکت کی اور اللہ تعالیٰ نے بدر میں شامل ہونے والوں کی غلطیوں سے صرف نظر کیا ہے - حضور انور نے اس حدیث کی پر معارف تشریح فرمائی جس میں کہا گیا ہے تم جو چاہو اعمال کرو اللہ تمہیں بخش دے گا - حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ یہ مقام ان لوگوں کو عطا کیا جاتا ہے جن کے اثقال عبادت دور ہو کر عبادت شیریں غذا بن جاتی ہے اور وہ تکلف و تصنع سے عبادت نہیں کرتے بلکہ انہیں عبادت کی لذت آنی شروع ہوتی ہے اور پھر کوئی کجی سرزد نہیں ہوتی اور ایسے مقام پر بندوں کو الہام کا رتبہ بھی عطا فرمایا جاتا ہے -

حضور انور نے سورۃ التین کی ابتدائی آیات کے حوالے سے بلد امین کی تشریح فرمائی - بلد امین میں دونوں معنی داخل ہیں یعنی یہ بستی امن دی گئی ہے اور یہ بستی امن دینے والی بھی ہے - التین' الزیتون اور طور سینا کی گواہیاں گزشتہ انبیاء کی بعثت کی دی گئی ہیں بلد امین میں رسول اللہؐ کی بعثت کا اظہار ہے - حضور انور نے سورۃ قریش کی ایمان افروز تشریح فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے ابرھہ کے حملے سے بچا کر قریش مکہ کو ان کے گرمیوں اور سردیوں کے اسفار میں امن بخشا اور کھانے پینے کے سامان مہیا کئے - قریش مکہ سردیوں میں یمن کی طرف جبکہ گرمیوں میں شام کی طرف سفر کرتے تھے اور دوسری اقوام قریش مکہ کی عزت افزائی کرتی تھیں - اور شمال و جنوب سے جو لوگ مکہ کی طرف سفر کرتے ہیں ان کو بھی امن دیا جاتا ہے اور رزق عطا ہوتا ہے -

حضور انور نے اپنے سفروں کے دوران عطا ہونے والے امن کے حیرت انگیز تجربات کا ایمان افروز ذکر فرمایا کہ میں جب بھی سفروں پر جاتا تو سورۃ قریش کی تلاوت کرتا تو اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر سفر کے خوف دور کر کے امن بخشتا رہا اور کھانے کے بھی مناسب سامان مہیا کرتا رہا ہے - حضور نے اپنے خلافت سے پہلے سفر امریکہ کے دوران شکاگو جیسے عظیم شہر جہاں کئی خوف بھی ہوتے ہیں اس کا ذکر کیا کہ میں اجنبی ہونے کے باوجود ڈرائیو کرتا ہوا ایسی جگہ رکا جہاں سے جماعتی سنٹر صرف پانچ منٹ کے فاصلہ پر تھا - ہالینڈ میں گیا اجنبی تھا زبان بھی نہ آتی تھی بعض لڑکوں سے ایڈریس پوچھا تو ایک نے کہا یہ تو ہمارے ہمسایہ کا گھر ہے اور دروازہ کھٹکھٹایا تو حافظ قدرت اللہ صاحب مربی سلسلہ سے ملاقات ہو گئی - ایسا ہی ناروے کے سفر کے دوران ہوا کہ جہاں جانا تھا نہ گلی کا علم نہ زبان سے واقف جس پہلے شخص سے ایڈریس پوچھا تو اس نے کہا یہ ایڈریس تو میرے ہمسایہ کا ہے تو ہم سیدھے اپنی منزل پر پہنچ گئے - حضور نے فرمایا یہ اللہ ہی کی ہستی ہے جو اپنی ذات کا ثبوت اپنے کاموں سے دیتا ہے -

حضور نے خطبہ کے آخر پر حضرت مسیح موعود کے بعض الہامات بھی بیان کئے - ایک الہام یہ ہوا کہ اب تو امن اور برکت کے ساتھ اپنے گاؤں میں جائے گا اور پھر دوبارہ یہاں لاؤں گا - ایک الہام ہوا کہ آج تو میرے نزدیک بامرتبہ اور امین ہے ایک الہام یہ ہے کہ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم الہام کریں گے اور تو صاحب مرتبہ اور امین ہے -

حضور نے فرمایا آج بھی کثرت سے لوگ الٰہی خوشخبریاں پا کر احمدی ہو رہے ہیں -

خدمت خلق کا عظیم موقعہ

بیوت الحمد منصوبہ

جماعت احمدیہ کے قیام کا ایک عظیم مقصد خدمت خلق کا فریضہ سرانجام دینا ہے - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی جاری فرمودہ پہلی مالی تحریک ''بیوت الحمد منصوبہ'' اس فریضہ کی تکمیل کے لئے ایک سنہری موقعہ ہے - اس سکیم کے تحت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے غریب' نادار اور بے گھر افراد کو گھروں کی سہولت مہیا کی جاتی ہے - چنانچہ 80 سے زائد مستحق خاندان ایک خوبصورت اور ہر سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں آباد ہو کر اس بابرکت تحریک کے ثمرات سے مستفید ہو رہے ہیں ابھی اس کالونی میں پہلے مرحلہ کی تکمیل میں دس مکان تعمیر ہونا باقی ہیں -

اس کے علاوہ ربوہ اور پاکستان بھر میں ساڑھے تین صد سے زائد مستحق گھرانوں کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت توسیع مکان کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے -

احباب کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر ثواب کی خاطر اس بابرکت تحریک میں ضرور شمولیت فرمائیں -

- احباب کرام کے علم کی خاطر - پورے مکان کے اخراجات کی ادائیگی کی گرانقدر پیش کش بھی ہو سکتی ہے - آجکل کے حالات میں اس کا تخمینہ لاگت ساڑھے چار لاکھ روپے ہے -
- حسب استطاعت ایک لاکھ یا اس سے زائد مالی قربانی
- حسب توفیق جس قدر بھی مالی قربانی پیش کر سکیں -

امید ہے آپ اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں گے یہ رقوم جماعت میں بھی جمع کرائی جا سکتی ہیں اور خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مد بیوت الحمد میں بھجوائی جا سکتی ہیں - اللہ تعالیٰ ہمیں خدمت خلق کے عظیم فریضہ کو سرانجام دینے کی توفیق سے نوازتا رہے -

(سیکرٹری بیوت الحمد)

خطبہ عید الاضحیہ

حقیقی عید اسی کی ہے جو حضرت ابراہیمؑ کے نمونہ کو اپنے سامنے رکھتا اور اپنی اولاد کو خداتعالیٰ کے دین کے لئے قربان کرتا ہے

درحقیقت حضرت اسماعیل علیہ السلام کو جس دن بیت اللہ کے پاس چھوڑا گیا اس دن رسول کریمؐ کی آمد کا اعلان کیا گیا

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی کا خطبہ عید الاضحیہ فرمودہ 20 فروری 1940ء بمقام عید گاہ۔ (قادیان)

آج کی عید جو عید الاضحیہ کہلاتی ہے یعنی وہ عید جو قربانیوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ حج کے دوسرے دن اور اس کے ساتھ وابستہ و پیوستہ ہو کر آتی ہے۔ اس تقریب کی وجہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وہ قربانی بیان کی جاتی ہے۔ جو انہوں نے اپنے بیٹے کی خدا کے حضور پیش کی پس یہ عید حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس قربانی کی یادگار ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے بیٹے کو قربان کر دیا۔

بیٹوں کی ظاہری رنگ میں قربانی (دین) نے ناجائز بتائی ہے۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے بیٹے کی قربانی کرنے کا حکم دینے کی وجہ بھی یہی تھی۔ کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں اس اصل کو قائم کرنا چاہتا تھا۔ کہ آئندہ کے لئے بیٹوں کی ظاہری قربانی ممنوع قرار دی جاتی ہے ورنہ ہوسکتا تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خواب کی جو تعبیر تھی۔ اس مضمون کو اللہ تعالیٰ اس صورت میں نہ دکھاتا۔ بلکہ کسی اور صورت میں دکھا دیتا کیونکہ آخر اللہ تعالیٰ کے حضور ان کے بیٹے کی ظاہری قربانی مقصود نہیں تھی۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نبی ہونے والے تھے۔ اور جس شخص کے لئے نبوت مقدر تھی۔ اس کے متعلق یہ کس طرح ہوسکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے کہتا کہ اسے ذبح کر دو۔ پس خداتعالیٰ کا شروع سے ہی یہ مقصد نہ تھا کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کیا جائے۔ بلکہ یہ رؤیا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دکھایا گیا تعبیر طلب تھا اور جبکہ اللہ تعالیٰ کا مفہوم کچھ اور تھا اور جبکہ رؤیا بھی تعبیر طلب تھا تو سوال ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امر کو کسی اور صورت میں کیوں نہ بیان کر دیا۔ خواب آئندہ رونما ہونے والے واقعات کی ایک تصویر ہوتی ہے۔ جیسے مصور تصویریں کھینچتے ہیں۔ ویسے ہی اللہ تعالیٰ خوابوں میں واقعات کی تصویر کھینچ کر اپنا مفہوم بیان کر دیتا ہے۔ پھر جبکہ اللہ تعالیٰ اس مفہوم کو کسی اور رنگ میں بھی بیان کر سکتا تھا تو سوال ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس رنگ میں یہ مفہوم کیوں بیان کیا؟ اس کا جواب یہی ہے کہ اس سے پہلے لوگ اپنے بیٹوں کی قربانی کیا کرتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ نہ صرف حضرت ابراہیم علیہ السلام کو وہ یہ خبر دے کہ وہ آپ سے اپنے بیٹے کی قربانی کرانا چاہتا ہے بلکہ اس امر سے بھی انہیں مطلع کرے کہ ابراہیمی دین میں انسانوں کی ظاہری قربانی جس کا ان کی قوم میں رواج تھا۔ آئندہ جائز نہیں ہوگی۔

پس خداتعالیٰ نے یہ خواب دکھا کر دو اہم امر بیان فرما دیئے۔ یہ بھی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا بیٹا خداتعالیٰ کی راہ میں قربان کرنا ہوگا۔ اور یہ بھی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب ظاہری رنگ میں بیٹے کی قربانی کرنا چاہیں گے۔ تو میں انہیں منع کر دوں گا اور کہوں گا کہ انسان کی اس رنگ میں قربانی میں نہیں چاہتا۔ اسی حکمت کے ماتحت خداتعالیٰ نے تصویری زبان میں انہیں یہ تمام نظارہ دکھایا جس کا فائدہ یہ ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا امتحان بھی ہو گیا اور وہ شرح صدر سے اپنے بیٹے کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا بھی امتحان ہو گیا۔ اور وہ بھی خوشی سے ذبح ہونے کے لئے تیار ہو گئے۔ اور دوسری طرف جب وہ اپنے بیٹے کو قربان کرنے گئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بتا دیا کہ میرا اس قربانی کے حکم سے یہ مفہوم نہیں تھا۔ بلکہ کچھ اور تھا۔ انسانوں کی ظاہری قربانی میں پسند نہیں کرتا۔ اور یہ آئندہ کے لئے ممنوع قرار دی جاتی ہے۔

پس حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بنی نوع انسان پر یہ عظیم الشان احسان کیا کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو قربان کرنے کے ارادہ کے ساتھ ہی آئندہ انسانوں کی قربانیوں کو روک کر انہیں ہلاکت سے بچا لیا۔ اصلی قربانی کیا تھی؟ وہ جیسا کہ میں نے کئی دفعہ بیان کیا ہے یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ چاہتا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو مکہ میں چھوڑ آئیں تا کہ وہ بیت اللہ کی حفاظت اور دین ابراہیمی کی خدمت کریں۔ اور ان کے ذریعہ وہ اولاد پیدا ہو جس کے ہاتھوں خداتعالیٰ اپنے دین کا آخری دور قائم کرنا چاہتا تھا۔ پس درحقیقت حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو جس دن بیت اللہ کے پاس چھوڑا گیا اس دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کا اعلان کیا گیا۔ کیونکہ بیت اللہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہی اللہ تعالیٰ کے ذکر کا آخری گھر ہونا تھا۔ اور اس کی تیاری صرف حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے زمانہ سے کی گئی تھی جیسے یہاں اب عید کا خطبہ ہونے لگا ہے مگر بعض دوست رات سے ہی یہاں آ گئے تھے۔ جنہوں نے صفائیاں کیں۔ چٹائیاں بچھائیں اور دیگر انتظامات کئے۔ اور پھر صبح سے وائرلیس والے آ گئے جنہوں نے بیٹریاں تیار کیں۔ بجلی کی تاریں درست کیں اور اسی طرح کے اور انتظامات کئے تا کہ جب آپ لوگ آئیں۔ تو آسانی سے بیٹھ کر خطبہ سن سکیں۔ تو جب کوئی بڑا کام ہونے لگتا ہے۔ تو پہلے سے اس کی تیاری شروع کر دی جاتی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا چونکہ مکہ میں ظہور مقدر تھا۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے دو ہزار سال پہلے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ذریعہ سے تیاری شروع کر دی۔ یہ

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

کتنا اہم مقام ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہے- کہ دو ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کو حکم دیتا ہے- کہ میرے اس گھر کو صاف کرو- کیونکہ یہاں میرا وہ نبی آنے والا ہے جس کے نور سے ساری دنیا منور ہوگی- (-) میرے اس گھر کو ان لوگوں کے لئے تیار کرو- جو طواف کرنے کے لئے یہاں آئیں گے جو اعتکاف بیٹھنے کے لئے یہاں آئیں گے- اور جو یہاں آکر رکوع اور سجدہ کریں گے- مگر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے زمانہ میں اور اس کے بعد کتنے لوگ تھے جو اس نیت کے ساتھ وہاں آیا کرتے تھے- طواف تو لوگ کرتے ہی تھے- مگر کتنے لوگ تھے جو وہاں اعتکاف بیٹھتے تھے اور اپنی عمریں خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے وقف کر دیتے تھے- رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے پہلے سینکڑوں سال کی تاریخ محفوظ ہے مگر وہ تاریخ یہی بتاتی ہے- کہ اس وقت وہاں بت پرستی ہی بت پرستی تھی- نہ خدا کے لئے کوئی اعتکاف بیٹھنے والا تھا- نہ خدا کیلئے وہاں رکوع ہوتا تھا اور نہ خدا کے لئے وہاں سجدہ ہوتا تھا- بلکہ جو لوگ خدا تعالیٰ کے نام کو بلند کرتے تھے انہیں مارا اور پیٹا جاتا تھا- پس یہ جو باتیں بیان کی گئی ہیں کہ میرے اس گھر کو تیار کرو تاکہ طواف کرنے والے اعتکاف بیٹھنے والے اور رکوع وسجود کرنے والے یہاں آئیں- یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہی ہونے والی تھیں اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو اسی تیاری کے لئے مقرر کیا گیا تھا- باقی رہا یہ سوال کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے کیا کام کیا- اس کا جواب یہ ہے کہ انہوں نے ظاہری رنگ میں کعبہ کی تعمیر کی- اس طرح انہی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے زمزم نکلوایا- بعد میں جو خرابیاں نظر آتی ہیں ان کی وجہ سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پر اعتراض نہیں ہوسکتا اصل غور کرنے والی بات یہ ہے کہ گو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے جن لوگوں کو اپنے بعد چھوڑا ان میں سے بہت سے مشرک اور بت پرست ہو گئے مگر کیا دنیا کا کوئی شخص اس امر سے انکار کرسکتا ہے کہ دین کو پھیلانے کی قابلیت انہی کے اندر تھی- اہل مکہ نے بے شک اسلام کی مخالفت کی- قریش نے بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کی اور شدید مخالفت کی بلکہ ابوجہل کو پیش کر کے کوئی شخص کہہ سکتا ہے- کہ جس قوم میں ابوجہل جیسے لوگ پیدا ہونے والے تھے کیا اس کے متعلق یہ پیشگوئی کی گئی تھی (-) کیونکہ جب خدا نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام سے کہا کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں- اعتکاف بیٹھنے والوں اور رکوع وسجود کرنے والوں کے لئے تیار کرو تو اس کے معنے یہی تھے- کہ ان کی آئندہ نسلیں یہ کام کریں گی- کیونکہ وہ تو ہمیشہ کے لئے زندہ نہیں رہ سکتے تھے-

پس ایک کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ کیا جس قوم میں ابوجہل جیسے لوگ پیدا ہونے تھے- اس قوم کے متعلق یہ پیشگوئی ہوسکتی ہے؟ مگر میں اسے کہوں گا- کہ اے نادان تجھے ابوجہل تو نظر آ گیا- جس کا کام ختم ہوگیا- مگر تجھے ابوبکرؓ نظر نہ آیا- جس کا کام آج تک جاری ہے- تجھے عتبہ اور شیبہ تو نظر آ گئے جو پیدا ہو کر فنا ہو گئے مگر تجھے عمرؓ- عثمانؓ اور علیؓ نظر نہ آئے- جن کو دائمی حیات بخشی گئی ہے اور جن کے کارنامے قیامت تک دنیا سے محو نہیں ہوسکتے- اور اس میں کیا شبہ ہے کہ جس جوش اور جس اخلاص کے ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس اولاد نے دین کی خدمت کی اس کی مثال دنیا کی تاریخ میں کہیں نظر نہیں آتی-

پس بے شک وہ لوگ بظاہر خراب ہو گئے- مگر وہ خرابی ایسی ہی تھی- جیسے اچھے کپڑے پر کوئی ایسی چیز گر جاتی ہے- جس کا نشان نہیں پڑتا- مثلاً کوٹ پر خشک مٹی جا پڑے تو برش سے اس کو جھاڑ دیتے ہیں- پس اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مکہ والے بظاہر خراب نظر آتے تھے- مگر ان کی یہ خرابی ایسی ہی تھی جیسے کوٹ پر مٹی جا پڑے یا وہ ہیرا تو تھے- مگر تراشا ہوا ہیرا نہیں تھے- جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توجہ اور آپؐ کی قوت قدسیہ کی برکت سے وہ تراشے گئے تو وہی ہیرے دنیا کی بہترین متاع شمار ہونے لگے- جب تک سونے کے ذرات مٹی میں ملے ہوئے ہوتے ہیں- ان کی کوئی قدر وقیمت نہیں ہوتی- مگر جب کسی ماہر کی نگاہ ان پر پڑتی ہے- تو وہ ان ذرات کو مٹی سے علیحدہ کر لیتا ہے- اور پھر وہی ذرات بہت بڑی قیمت پر فروخت ہوتے ہیں- اسی طرح ہیرا جب تک پتھر میں رہتا ہے اس کی قدر وقیمت کا کسی کو احساس نہیں ہوتا- مگر جب کوئی ماہر اسے کاٹ کر ہیرے کو اپنی اصلی شکل میں دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے- تو اس کی قیمت لاکھوں اور کروڑوں روپیہ تک پہنچ جاتی ہے-

پس اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان میں خرابیاں پیدا ہوئیں- مگر جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان میں صفائی پیدا کی تو انہی میں ابوبکرؓ- عمرؓ- عثمانؓ اور علیؓ جیسے لوگ پیدا ہو گئے اور نہ صرف ابوبکرؓ- عمرؓ- عثمانؓ اور علیؓ پیدا ہوئے بلکہ اور ہزاروں لوگ پیدا ہوئے ان میں طلحہؓ جیسے لوگ پیدا ہوئے- ان میں زبیرؓ جیسے لوگ پیدا ہوئے- ان میں عبدالرحمٰنؓ بن عوف جیسے لوگ پیدا ہوئے- ان میں ابوعبیدہؓ جیسے لوگ پیدا ہوئے- ان میں سعدؓ جیسے لوگ پیدا ہوئے- ان میں عثمانؓ بن مظعون جیسے لوگ پیدا ہوئے- یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے نام کو روشن کرنے کے لئے اپنے جذبات کی انتہائی قربانی کی یہاں تک کہ ان میں سے ہر شخص زندہ ابراہیمؑ بن گیا-

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ آپؐ ابوابراہیم بھی تھے- اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ سے آپ کی روحانی اولاد میں ہزاروں ابراہیم پیدا ہوئے- (-)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دفعہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں بیٹھے ہوئے تھے ان کے لڑکے عبدالرحمٰن بھی موجود تھے- یہ بعد میں مسلمان ہوئے ہیں پہلے مدت تک مسلمانوں کا مقابلہ کرتے رہے تھے- اور بدر یا احد کی جنگ میں کفار کی طرف سے لڑے تھے- دوران گفتگو وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہنے لگے- ابا جان! اس جنگ میں جب فلاں جگہ سے آپ گزرے تھے تو میں ایک پتھر کے پیچھے چھپ کر کھڑا تھا- اور میں اگر چاہتا تو آپ کو مار دیتا- کیونکہ اس وقت میری تلوار آپ تک پہنچ سکتی تھی- مگر میں نے اپنے ہاتھ کو روک لیا- اور کہا- اپنے باپ کو کیوں ماروں- حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا- خدا کی قسم اگر میری نظر تجھ پر پڑ جاتی تو میں تجھے ضرور مار ڈالتا- یہی ابراہیمی مقام ہے ابراہیمؑ کو بھی خدا نے کہا- قربانی کر- اور وہ قربانی کے لئے تیار ہوگیا- اور یہاں بھی خدا تعالیٰ نے مسلمانوں سے کہا- اگر تمہیں اپنے ماں باپ- اپنے بیٹے- اپنے رشتہ دار- اپنے مکان اور اپنے اموال خدا اور اس کے رسولؐ سے زیادہ پیارے ہیں تو تمہیں میری طرف سے کوئی انعام نہیں مل سکتا- بلکہ تم پر میرا عذاب نازل ہوگا- ان لوگوں نے خدا تعالیٰ کی اس آواز کو سنا- اور پھر جیسا کہ خدا نے ان سے مطالبہ کیا تھا- انہوں نے اپنے ماں باپ کو قربان کر دیا- انہوں نے اپنے بیٹوں کو قربان کر دیا- انہوں نے اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو قربان کر دیا-

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہی دیکھ لو- انہوں نے جب اپنے بیٹے کی بات سنی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح فوراً یہ جواب دیا- کہ اگر میری نظر تجھ پر پڑ جاتی تو میں تجھے ضرور مار ڈالتا- یہ تیری خوش قسمتی تھی کہ تو بچ گیا- ان کا بیٹا اس وقت کافر تھا- اور اس کی نگاہ میں اپنے باپ کی بڑی قدر تھی- چنانچہ باوجود دینی مخالفت کے اس نے نہ چاہا- کہ اپنے باپ کو اپنے ہاتھ سے قتل کرے- مگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو ماننے والے تھے ان کے اندر خدا تعالیٰ نے وہ ایمان پیدا کر دیا تھا کہ وہ اپنے بیٹوں کو اپنے ہاتھ سے قربان کر دینے کے لئے تیار ہو جاتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اسلام ہی ہماری ماں ہے- اسلام ہی ہمارا باپ ہے اور اسلام ہی ہمارا سب کچھ

ہے- بلکہ اگر غور سے دیکھا جائے- تو صرف بیٹے کی قربانی اصل قربانی نہیں کیونکہ بسا اوقات لوگ ماں باپ کے لئے اپنے بیٹوں کو قربان کر دیتے ہیں- بے شک اولاد کی محبت کا طبعی جذبہ ہر انسان کے دل میں موجود ہوتا ہے- مگر بعض لوگ ان طبعی جذبات سے بالا ہو کر اخلاقی زندگی بسر کرنے لگ جاتے ہیں اور اخلاقی دنیا میں ماں باپ کا درجہ بڑا ہوتا ہے- طبعی اور حیوانی دنیا میں بے شک بیٹے کا درجہ بڑا ہوتا ہے- لیکن اخلاقی دنیا میں ماں باپ کا درجہ بڑا ہوتا ہے- مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع نے اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر ماں باپ کی ایسے ایسے رنگ میں قربانی کی ہے- کہ انسان ان واقعات کو پڑھ کر بغیر اس کے کہ اس کے جذبات قابو سے نکل جائیں نہیں رہ سکتا- رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا ہی واقعہ ہے ایک نوجوان جو بارہ تیرہ سال کا تھا اسلام میں داخل ہوا- اس کی ماں نے اسے تکلیفیں دیں- برتن الگ کر دیئے- کھانا الگ کر دیا اور گھر کے افراد سے کہہ دیا- کہ کوئی اسے چھوئے نہیں- اور اس کی چیزوں کو ہاتھ تک نہ لگائے اس کے علاوہ اس پر سختی بھی کی جاتی- اور اسے مارا پیٹا جاتا- اور سالہا سال یہی حالت رہی یہاں تک کہ ہجرت حبشہ کا زمانہ آ گیا- اور وہ مکہ سے ہجرت کر کے حبشہ چلا گیا- وہاں ایک لمبا عرصہ رہنے کے بعد وہ پھر مکہ میں واپس آیا- اور کئی سال کے بعد وہ اپنے ماں باپ کے گھر گیا اس نے سمجھا کہ اب ان کا غصہ دور ہو چکا ہوگا اور ماں کی ممتا اور باپ کی محبت جوش میں آئی ہوئی ہو گی- آج کل سفر کی سہولتیں ہیں اور ریل گاڑیوں کی آمد و رفت اور ڈاک کی وجہ سے بُعدِ مسافت کا زیادہ احساس نہیں ہوتا- مگر آج بھی جن کے بچے لاہور یا دہلی میں عید منا رہے ہیں ان کی ماؤں کے دلوں میں بار بار یہ خیال آتا ہوگا کہ نہ معلوم ہمارا بچہ کس حال میں ہے- لیکن وہ زمانہ ایسا تھا- کہ جب کوئی دور چلا جاتا تو سالہا سال تک اس کا پتہ نہیں چلتا تھا- ایسی صورت میں ماں باپ کی جو قلبی کیفیات ہوتی ہوں گی- ان کا بآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے- وہ خود کہتے ہیں کہ میں جب گھر میں داخل ہوا تو میری ماں بیتاب ہو کر مجھ سے چمٹ گئی اور رونے لگی- اس نوجوان کو بھی رونا آ گیا- اور اس نے سمجھا کہ شاید میں اب اس گھر میں رہ سکوں گا- لیکن اس کی ماں بھی کفر میں بڑی پختہ تھی- اور وہ اگر اسلام پر مضبوطی سے قائم تھا تو اس کی ماں کفر کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں تھی- تھوڑی دیر کے بعد اس کی ماں اسے کہنے لگی- کہ بچے اب تو تجھے سمجھ آ گئی ہوگی- کہ تو نے کیسا دین اختیار کیا ہے- دیکھ تجھے ماں باپ چھوڑنے پڑے اپنے عزیز اور رشتہ دار چھوڑنے پڑے اور پھر کیسی کیسی تکلیفیں ہیں جو تو نے اٹھائیں- اب بھی تو ہم میں آ کر مل جا- اور یاد رکھ کہ ہم اس صورت میں تجھ کو اپنے گھر میں رہنے کی اجازت دے سکتے ہیں کہ تو پھر ہم میں شامل ہو جائے- اور اسلام کو ترک کر دے- اس نے سمجھا کہ اثر ڈالنے کا یہی موقعہ ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے- مگر وہ نوجوان بھی کم ایمان والا نہیں تھا- یہ سن کر اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے- اور اس نے کہا ماں اگر تمہاری یہی شرط ہے کہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ دوں تو یہ شرط میں کبھی تسلیم نہیں کر سکتا- یہ میری تم سے آخری ملاقات ہے اس کے بعد میں اب اس گھر میں نہیں آؤں گا چنانچہ پھر عمر بھر اس صحابی نے اپنی ماں کی شکل نہیں دیکھی-

یہ قربانی اگر ہم غور کریں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی سے کسی طرح کم نہیں- (-) میں جانتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ایسی ہی قربانی کا مطالبہ کرتا تو وہ بھی ضرور کرتے- میرا مطلب اس سے یہ ہے کہ ابراہیمی صفت لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں پیدا ہوئے جو ابراہیمؑ کی طرح اس مقام پر کھڑے ہوئے کہ جب خدا نے انہیں کہا- کہ اسلم- ہماری بات مان لو- تو انہوں نے کہا (-) حضور کیا کہتے ہیں ہم تو پہلے سے قربانی کے لئے تیار کھڑے ہیں- تو اسلمت لرب العلمین کہنے والے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانی اولاد میں ہزاروں ہوئے- جنہوں نے دنیا کے سامنے پھر وہی نظارہ پیش کر دیا- جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پیش کیا تھا- اور جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہم سید الانبیاء بلکہ ابوالانبیاء کہتے ہیں تو اس کے معنی یہی ہیں- کہ آپ کی روحانیت کے اثر کے نیچے ہر نبی کا جلوہ آپؐ کی امت نے دکھا دیا- کوئی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شان لے کر دنیا میں ظاہر ہوا- کوئی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی شان لے کر دنیا میں ظاہر ہوا- کوئی حضرت اسحاق علیہ السلام کی شان لے کر دنیا میں ظاہر ہوا- اور کوئی یعقوب علیہ السلام کی شان لے کر دنیا میں ظاہر ہوا- اسی طرح کسی نے نوحؑ کا جلوہ دکھایا- کسی نے موسیٰؑ کا جلوہ دکھایا کسی نے صالحؑ کا جلوہ دکھایا- کسی نے شعیبؑ کا جلوہ دکھایا- کسی نے زکریاؑ کا جلوہ دکھایا اور کسی نے عیسیٰؑ کا جلوہ دکھایا- غرض ہر رنگ کے لوگ آپ کی جماعت میں ہوئے- اور ہر نبی کی شان کا جلوہ دکھانے والے لوگ خدا تعالیٰ نے آپ کی امت میں پیدا کر دیئے- تو اللہ تعالیٰ نے اس دن جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو مکہ میں بھیجا- تو درحقیقت یہ تیاری تھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کی- خدا تعالیٰ نے انہیں کہا کہ تم ہمارا گھر تیار کرو کیونکہ ہمارا محبوب اور ہمارا آخری شرعی رسول دنیا میں نازل ہونے والا ہے- تم آج سے ہی ہمارے محبوب کی آمد کی تیاری میں مشغول ہو جاؤ- اور آج سے ہی ایسی اولاد پیدا کرو جو میرے محبوب کو ابوبکرؓ دے- جو میرے محبوب کو عمرؓ دے- جو میرے محبوب کو عثمانؓ دے- جو میرے محبوب کو علیؓ دے- جو میرے محبوب کو طلحہؓ، زبیرؓ، حمزہؓ اور عباسؓ دے اور اسی طرح کے اور سینکڑوں صحابہ اس کے حضور بطور نذر پیش کرے- یہی مفہوم تھا- اس حکم کا- ورنہ ظاہری معنوں میں تو مکہ والوں نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بعد دین کا کوئی اچھا نمونہ نہیں دکھایا ہاں چونکہ اس پیشگوئی کا ظہور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے شروع ہونا تھا- اس لئے خدا تعالیٰ نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو مکہ میں لا کر رکھا تا کہ وہ ایسی اولاد تیار کریں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی خدمت کرے اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے جلال کے اظہار کے لئے وقف کر دے-

میں نے خطبہ کے شروع میں یہ ذکر کیا تھا- کہ یہ عید حج کے قریب رکھی گئی ہے- اس میں درحقیقت اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے- کہ اللہ تعالیٰ کا قرب جب کسی قوم کو نصیب ہو جائے- تو اس کا فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد کی قربانی کرے- حج کیا ہے؟ خدا تعالیٰ کی رؤیت اور اس کا دیدار- چنانچہ خواب میں اگر کوئی شخص اپنے متعلق دیکھے کہ اس نے حج کیا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہوتی ہے- کہ اس کا مقصد پورا ہو جائے گا- اور انسان کی زندگی کا بڑا مقصد خدا تعالیٰ کی عبادت اور اس کا قرب حاصل کرنا ہوتا ہے- جیسے وہ فرماتا ہے- (-) کہ میں نے بنی نوع انسان کو اپنا مقرب بنانے کے لئے پیدا کیا ہے- اور حج اس بات کی علامت ہے- کہ جس غرض کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے- وہ اس نے پوری کر لی اور وہ غرض جیسا کہ میں بتا چکا ہوں لقاء الٰہی ہے-

پس حج کے ساتھ عیدالاضحیہ کی تقریب رکھ کر خدا تعالیٰ نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ جب کسی قوم کو لقاء الٰہی نصیب ہو جائے تو اس کا دوسرا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی اولاد کی قربانی کرے تا کہ خدا تعالیٰ کی لقاء دنیا سے مٹ نہ جائے- لقاء الٰہی ایک نہایت ہی قیمتی چیز ہے اور دنیا میں قیمتی چیزوں کے متعلق یہ دستور ہے کہ ان کی حفاظت کا زیادہ اہتمام کیا جاتا ہے چنانچہ دیکھ لو- جب تمہارے پاس کوئی اچھی چیز ہوتی ہے تو تم اس کے متعلق کیا کرتے ہو- تم یہی کرتے ہو کہ اس کو حفاظت سے رکھنے کے لئے برتن تیار کرتے ہو- جن لوگوں کے گھر گائے یا بھینس ہوتی ہے ان کے متعلق بالعموم یہ دیکھا جاتا ہے کہ جب بھینس بچہ جننے والی ہو تو وہ بچہ جننے سے پہلے ہی برتن تیار کرنے شروع کر دیتے ہیں- کوئی برتن دودھ دوہنے کے لئے تیار کرتے ہیں کوئی دودھ گرم کرنے کے لئے تیار کرتے ہیں- کوئی دودھ جمانے کے لئے تیار کرتے ہیں- کوئی لسی بنانے کے لئے تیار کرتے ہیں اور کوئی مکھن اور گھی رکھنے کے لئے تیار کرتے ہیں تا کہ گائے یا بھینس جب دودھ دے تو اس وقت دقت پیش نہ آئے- اسی طرح اگر کسی کو لقاء الٰہی میسر آتی ہے- تو اس کا بھی فرض ہوتا ہے- کہ وہ لقاء الٰہی کو محفوظ رکھنے کے لئے برتن تیار کرے اور لقاء الٰہی کو محفوظ رکھنے کا ذریعہ اولاد کی قربانی ہے- جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے اپنی اولاد کی قربانی کرتا ہے- تو وہ عرفان کا دودھ اپنی ایک نسل کے لئے محفوظ کر دیتا ہے

اور جب اس کی نسل کو عرفان ملتا ہے- اور وہ بھی اپنی اولاد کی قربانی کرتی ہے تو عرفان کا دودھ اگلی نسل میں منتقل ہو جاتا ہے- اسی طرح جب تک لوگ اپنی اولاد کی قربانی کرتے چلے جاتے ہیں- اللہ تعالیٰ کا عرفان ان کے دلوں میں محفوظ رہتا ہے-

پس اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ ہمیں یہ نسخہ بتایا ہے کہ جب تمہیں خدا ملے- اور اس کا قرب حاصل ہو جائے تو اس رحمت اور برکت کو آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہوتا ہے- اور وہ یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کے لئے اپنی اولادوں کو قربان کر دو تب اس کی رحمت کا دودھ بعد کی نسل کے لئے محفوظ ہو جاتا ہے- اور اگر اللہ تعالیٰ اس اولاد کو بھی عقل دیتا ہے اور وہ بھی اپنی اولاد کی قربانی پیش کر دیتا ہے تو اس سے اگلی نسل میں بھی یہ رحمت اور فضل کا دودھ محفوظ ہو جاتا ہے- غرض جب تک نسلیں اپنی اولاد کی قربانی کرتی رہیں گی- دین اور عرفان ان میں محفوظ رہے گا-

یہ اولاد کی قربانی دو طرح ہوتی ہے ظاہری رنگ میں تو اس طرح کہ اپنی اولاد کی اعلیٰ تربیت کی جائے- ان میں دین کی محبت اور اس سے رغبت پیدا کی جائے- اور انہیں علم دین سے واقف کیا جائے- مگر اس کے علاوہ اولاد کی ایک خاص قربانی بھی ہوتی ہے- اور وہ یہ کہ انسان اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے وقف کر دے- تا کہ جب تک وہ زندہ رہے- (دین) کی خدمت کرتی رہے- قربانی کے یہ دونوں رنگ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں پائے جاتے ہیں- اور اس وقت ایک ہماری جماعت ہی ایسی ہے جس میں خدا تعالیٰ نے وقف زندگی کے سامان کئے ہوئے ہیں- اور ایک ہماری جماعت ہی ایسی ہے جسے اولاد کی اعلیٰ تربیت کے سامان میسر ہیں- مگر کتنے ہیں جو ان سامانوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں-

عید کے موقعہ پر خوشی منانے کے لئے تو بعض لوگ سب سے آگے آجاتے ہیں- لیکن اگر وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح خدا تعالیٰ کے دین کے لئے اپنی اولاد کی قربانی نہیں کرتے اور اسے (دین) کی خدمت کے لئے وقف نہیں کر دیتے- تو ان کا کیا حق ہے کہ وہ اس خوشی میں شامل ہوں جبکہ وہ کام نہیں کرتے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا تھا- حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خوشی میں شامل ہونے کا اسی کو حق ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسی قربانی بھی کرتا ہے- بے شک یہ خوشی منانے کا ابوبکرؓ کو حق حاصل تھا جس نے خدا کے لئے ہر قسم کی قربانی میں حصہ لیا- اور بے شک یہ خوشی منانے کا عمرؓ- عثمانؓ اور علیؓ کو حق حاصل تھا- جنہوں نے ہر قسم کی قربانی میں حصہ لیا- اور بے شک یہ خوشی منانے کا طلحہؓ' زبیرؓ' عبدالرحمٰنؓ بن عوف' حمزہؓ' عباسؓ اور عثمانؓ بن مظعون کو حق حاصل تھا جنہوں نے اپنی جانوں' اپنے مالوں اپنی اولادوں اپنے رشتہ داروں اور اپنی عزیز سے عزیز چیزوں کو خدا کے لئے قربان کر دیا- مگر دوسروں کا کیا حق ہے کہ وہ اس خوشی میں شریک ہوں-

ایک لطیفہ مشہور ہے کہتے ہیں نظام الدین صاحب اولیاء (جن کی طرف خواجہ حسن نظامی صاحب بھی اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں) ایک دفعہ اپنے مریدوں کے ساتھ بازار میں سے گزر رہے تھے کہ انہیں ایک خوبصورت لڑکا نظر آیا جسے آگے بڑھ کر انہوں نے چوم لیا- یہ دیکھ کر ان کے تمام مرید ایک ایک کر کے آگے بڑھے اور انہوں نے اس بچے کو چومنا شروع کر دیا- مگر ان کے ایک مرید جو بعد میں ان کے خلیفہ بھی ہوئے- خاموش کھڑے رہے- اور انہوں نے اس بچے کو نہ چوما یہ دیکھ کر باقی سب نے آپس میں چہ میگوئیاں شروع کر دیں اور کہا کہ پیر صاحب نے اس بچہ کو چوما مگر اس نے نہیں چوما- معلوم ہوتا ہے اس کے اخلاص میں کوئی نقص ہے حالانکہ اسے چاہئے تھا کہ یہ پیر صاحب کی نقل کرتا- اور جس طرح پیر صاحب نے اسے چوما تھا اسی طرح یہ بھی چومتا اس نے ان باتوں کو سنا مگر کوئی جواب نہ دیا اور حضرت نظام الدین صاحب اولیاء پھر آگے چل پڑے چلتے چلتے انہوں نے ایک بھٹیاری کو دیکھا کہ وہ دانے بھون رہی ہے- اور بھٹی میں سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں حضرت نظام الدین صاحب اولیاء آگے بڑھے اور انہوں نے آگ کے ان شعلوں کو چوم لیا- یہ دیکھ کر اور تو کسی مرید نے آگے بڑھنے کی ہمت نہ کی- مگر وہی مرید جس نے بچہ کو نہیں چوما تھا آگے بڑھا اور اس نے بھی شعلے کو چوم لیا- پھر اس نے باقیوں سے کہا کہ اب شعلے کو کیوں نہیں چومتے؟ ہمت ہے تو آگے بڑھو اور اسے چومو- مگر سب پیچھے ہٹ گئے- اور کسی نے ان شعلوں کو چومنے کی جرأت نہ کی- ان کو تو خدا نے محفوظ رکھا- اور باوجود شعلوں کو بوسہ دینے کے نہ ان کے سر کے بال جلے اور نہ داڑھی کا کوئی بال جلا- لیکن اگر دوسرے بھی چومتے- تو انہیں خطرہ تھا کہ ان کے سر اور داڑھی کے بال جل جائیں گے اور وہ لنڈ منڈ ہو کر گھر پہنچیں گے- غرض جب کوئی بھی آگے نہ بڑھا تو وہ مرید جس نے شعلوں کو چوما تھا کہنے لگا- میں نے تمہارے اعتراض کو سن لیا تھا- مگر بات یہ ہے کہ تم حقیقت تک نہیں پہنچے تھے تم نے سمجھا کہ پیر صاحب نے اس لڑکے کو چوما ہے- حالانکہ پیر صاحب نے اس لڑکے کو نہیں چوما- اس کے اندر انہیں کوئی روحانی قابلیت نظر آئی ہوگی- جس نے کسی آئندہ زمانہ میں ظاہر ہونا ہوگا- اور اسی وجہ سے انہوں نے اسے چوما- مگر مجھے اس میں وہ الٰہی جلوہ نظر نہ آیا اس لئے میں نے پیر صاحب کی نقل نہ کی- اور اس لڑکے کو نہ چوما- پھر انہیں وہی جلوہ آگ میں نظر آیا- اور مجھے بھی اس آگ میں خدا تعالیٰ کا جلوہ نظر آ گیا- پس انہوں نے آگ کو چوما اور میں نے بھی آگ کو چوما لیکن میرا چومنا ایک حقیقت پر مبنی ہے- اور تم نے جو اس بچہ کو چوما تو یہ محض ایک نقل تھی-

تو درحقیقت خوشی میں شامل ہونا اسی کو نصیب ہوتا ہے- جو آگ کے شعلوں کو چومنے کے لئے تیار ہوتا ہے اور اسی کا حق ہے کہ وہ عید منائے کیونکہ جب تک کوئی شخص آگ کے شعلوں میں سے نہیں گزرتا اس وقت تک وہ حقیقی خوشی بھی نہیں دیکھ سکتا-

پس حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح جس نے اپنے بیٹے کی قربانی کر دی- خواہ تعلیم و تربیت کے رنگ میں اور خواہ وقف زندگی کی صورت میں اسے حق ہے کہ وہ اس عید کی خوشی میں شریک ہو اور اگر وہ اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے وقف نہیں کرتا- اور نہ ان کی اس رنگ میں تربیت کرتا ہے جس رنگ میں (دین) اس سے مطالبہ کرتا ہے تو یقیناً اس کا اس عید میں شامل ہونے کا کوئی حق نہیں-

قرآن کریم میں آتا ہے کہ منافق لوگوں کو جب جہاد پر جانے کے لئے کہا جاتا ہے- تو وہ بہانے بنا بنا کر پیچھے بیٹھے رہتے ہیں- مگر مسلمان جب فتح پا کر اور مال غنیمت لے کر بکریوں اور اونٹوں کے گلے ہانکتے ہوئے واپس آتے ہیں- تو وہ منافق بھی دوڑ کر ان کے پاس پہنچتے ہیں اور کہتے ہیں ہم بھی تمہارے ساتھ ہیں- ہمیں بھی مال غنیمت میں سے حصہ دو اور ہمیں بھی ان گلوں اور ریوڑوں کی تقسیم میں شریک کرو-

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے- جب اس قسم کے منافق تمہارے پاس پہنچیں تو تم انہیں دھتکار دو- اور کہو کہ دور ہو جاؤ ہماری نظروں سے- تم جب جہاد میں شامل نہیں ہوئے- تو تمہارا کیا حق ہے کہ تم مال غنیمت میں شامل ہو- اسی طرح جس نے حضرت ابراہیمؑ کے جہاد میں شمولیت کی- اس کا حق ہے کہ وہ عید منائے- مگر جس نے حضرت ابراہیمؑ کے جہاد میں شمولیت نہیں کی- جس نے حضرت ابراہیمؑ کی طرح اپنی اولاد کو خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے وقف نہیں کیا- اور اس خوشی میں شریک ہونے کے لئے آ گیا ہے وہ منافق ہے- اور جس وقت وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خوشی میں شریک ہوتا ہے آسمان کے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے منافقو! دور ہو جاؤ ہماری نظروں سے- تمہارا کوئی حق نہیں کہ تم اس خوشی میں شریک ہو- تم نے وہ

جہاد تو نہ کیا جو حضرت ابراہیمؑ نے کیا تھا- مگر تم بوٹیاں کھانے کے لئے آ گئے- پس تمہاری عید کوئی عید نہیں- عید اسی کی ہے جو حضرت ابراہیمؑ کے نمونہ کو اپنے سامنے رکھتا اور اپنی اولاد کو خدا تعالیٰ کے دین کے لئے قربان کرتا ہے- اے دوستو! اس سبق کو یاد رکھو جو اس عید سے حاصل ہوتا ہے- اور اپنے اندر سے نفاق کو دور کرو- اور حضرت ابراہیمؑ کی طرح اپنے بیٹوں کی قربانی کرو تا کہ تمہیں بھی حقیقی عید کا دن دیکھنا نصیب ہو- ورنہ وہ شخص جو خوشی میں تو شامل ہو جاتا- مگر تکلیف میں شامل نہیں ہوتا- وہ منافق ہوتا ہے- خدا اس نفاق سے ہر شخص کو اپنی پناہ میں رکھے-''

(الفضل 9 مئی 1940ء- خطبات محمود جلد دوم ص 244 تا 255)

محترم احمد مستنصر قمر صاحب

انگریزی سے ترجمہ

ذہنی تناؤ (Stress) سے بچاؤ کے طریق

معمولی باتوں کو اپنے ذہن پر سوار نہ کرنا' روزانہ ورزش اور مناسب خوراک صحت و دماغ کے لئے مفید ہیں

ذہنی تناؤ یعنی Stress یہ نہیں کہ ہم کسی خطرہ کے وقت خطرے کی شدت کو محسوس کرتے ہوئے اپنے جسم میں ارتعاش اور بے چینی محسوس کریں بلکہ سٹریس یہ ہے کہ ہم معمولی باتوں کو اپنے اوپر سوار کرنا شروع کر لیں- جیسا کہ ٹریفک رک جانا یا اخبار کا پانچ منٹ تاخیر سے آنا یا کھانا تیار ہونے میں تھوڑی دیر ہو جانا- یہ معمولی نوعیت کی قابل برداشت باتیں اگر ہمارے لئے قابل برداشت نہ رہیں تو ہمیں سمجھ لینا چاہئے کہ ہم ذہنی تناؤ کا شکار ہیں- ایسے حالات کا پیدا ہو جانا یہ معمولی فائدہ رکھتا ہے کہ ہم کسی حد تک چست و چالاک ہو جاتے ہیں اور ہر کام تیزی سے کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن ایسی چستی کی زیادہ مقدار صحت کے لئے بہت حد تک خطرناک ثابت ہو سکتی ہے- اور اکثر ہو جاتی ہے-

حقیقت یہ ہے کہ بعض ناپسندیدہ چیزوں سے مفر نہیں- مثلاً ٹریفک رک جانے کے وقت آپ گاڑی کے 'اسٹیئرنگ' کو جتنی مرضی طاقت سے پکڑ لیں اس کا ٹریفک پر کوئی اثر نہ پڑے گا- البتہ آپ کی جسمانی توانائی غیر ضروری طور پر ضائع ہو رہی ہو گی- کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہی تو وقت ہے کہ جب آپ اپنے تناؤ کو آرام میں بدل سکتے ہیں- آپ اپنی سیٹ پر پیچھے کو جھکیں- ٹریفک کے ختم ہونے کے لئے دعا کریں- تسبیح و تحمید اور استغفار کریں- کسی موجود دلچسپ کتاب میں سے چند سطروں کا مطالعہ فرمائیں یا ملکی سیاست پر ساتھ بیٹھے ہوئے احباب سے اظہار خیال فرمائیں- اگر کوئی نہ بیٹھا ہو تو سیاست کی اصلاح کے لئے اپنے ذہن میں مفید باتیں سوچیں اور کسی دوست کو اپنی اولین فرصت میں اپنے مفکر ہونے کا ثبوت مرحمت فرمائیں- سیاست کا ذکر اس لئے کر دیا کہ یہ آج کل قومی مسئلہ تو ہے ہی ہر ایک کا ذاتی مسئلہ بھی بن چکا ہے- یاد رکھئے اپنے آپ کو پریشان کرنے سے آپ صرف اپنا بلڈ پریشر زیادہ کریں گے- اور بنی نوع انسان کو اس سے کوئی فائدہ یا نقصان نہ پہنچا سکیں گے-

اس گفتگو میں چند نہایت اہم باتیں قابل ذکر ہیں- مثلاً آپ کسی صاحب فراست' قابل اور 'فی الواقعہ کوالیفائیڈ' ڈاکٹر سے رابطہ کریں- اگر آپ مندرجہ ذیل علامتوں میں سے چند ایک اپنے اندر اکثر اوقات موجود پاتے ہیں تو آپ از راہ شفقت نوٹ فرمائیں کہ آپ آرام کی حدود سے نکل کر کسی حد تک اعصابی تناؤ کی سٹیج میں داخل ہو چکے ہیں-

1- کیا آرام کرتے ہوئے بھی آپ کے ذہن پر یہ احساس غالب رہتا ہے کہ آپ کو آرام نہیں کرنا چاہئے تھا- بلکہ کسی دوسرے تعمیری کام میں مشغول ہونا چاہئے تھا؟

2- کیا آنے والے کل کی فکر آپ کی نیند کو خراب کرتی ہے؟

3- کہیں آپ فکرمندی کی وجہ سے ہر وقت جسم میں تناؤ تو محسوس نہیں کرتے؟

4- کہیں آپ بے صبرے تو نہیں؟ مطلب یہ کہ کہیں آپ کو اپنی بات کر دینے کی ضرورت سے زیادہ جلدی تو نہیں ہوتی- یعنی یہ کہ آپ دوسروں کی بات کاٹ کر اپنی سنانے کی فکر میں ہوں-

5- کہیں ایسا تو نہیں کہ آپ کے ذہن پر کئی کام سوار ہیں- اور آپ اسی مخمصے میں کچھ نہیں کر پاتے کہ کونسا کام پہلے کیا جائے اور کونسا بعد میں-

6- کہیں حال ہی میں آپ نے سگریٹ نوشی یا تمباکو کا استعمال زیادہ تو نہیں کر دیا؟

7- کیا آپ کو کھانا کھاتے ہوئے کچھ زیادہ ہی جلدی تو نہیں ہوتی؟

8- آپ ہر وقت دوسروں کے ساتھ لڑنے پر آمادہ تو نہیں؟ آپ مانیں گے تو نہیں لیکن ذرا سوچئے شاید......

9- کہیں ایسا تو نہیں کہ آپ کی قوت فیصلہ کمزور ہو رہی ہو؟

10- کوئی آپ کے کہنے کے مطابق کام نہ کرے تو یہ بات آپ کو فوراً برہم تو نہیں کر دیتی؟

11- کہیں ایسا تو نہیں کہ کوئی بھی نیا کام کرتے وقت آپ کچھ گھبرا سے جاتے ہوں- یا منہ خشک ہو جاتا ہو- یا ہتھیلیوں پر پسینہ آ جاتا ہو یا آپ کا دل زور سے دھک دھک دھڑکنے لگ جاتا ہو-

اگر ان میں سے بعض علامتیں آپ کی شخصیت کا حصہ بن رہی ہیں تو جلدی کیجئے جلدی! جلدی سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ آپ یہ مضمون پڑھتے ہی ڈاکٹر سے رجوع کرنے کی کوشش کریں مراد صرف اس قدر ہے کہ آپ اس جانب بھی توجہ مرکوز فرمائیں- اگر آپ سنجیدگی سے سوچیں گے تو حالات کا رخ جلد ہی بدل سکتا ہے- یہ بات تو آپ کے علم میں ہو گی یا اگر نہیں تو سن لیجئے کہ قابل اطباء کا کہنا ہے کہ شخصیات دو قسم کی ہوتی ہیں- اول 'A' ٹائپ جو ہر چیز کے بارے میں بڑے رکھ رکھاؤ کے قائل ہوتے ہیں- اور سلیقہ مندی ان کا طرۂ امتیاز ہوتی ہے- دوسرے 'B' ٹائپ جو رکھ رکھاؤ اور سلیقہ مندی اور قرینے کے مداح تو ضرور ہوتے ہیں لیکن ان چیزوں کو اپنے اعصاب پر سوار نہیں ہونے دیتے- یہ لوگ اپنی ٹائپ کی طرح زندگی کے رویوں کے بارے میں بھی 'B' ہوتے ہیں- کہنے کا مطلب صرف یہ ہے کہ ان کی زندگی 'Easy going' ہوتی ہے- اور یہ ہوا کے گھوڑے پر کم ہی سوار ہوتے ہیں-

اصل بات یہ ہے اور جس سے انکار کرنا مناسب معلوم نہیں ہوتا کہ ہم سب دونوں قسم کے رویوں کا اظہار کرتے ہیں- کبھی 'A' کبھی 'B' بات صرف اتنی ہے کہ ہم کوشش کریں کہ ہم ضرورت سے زیادہ 'A' نہ ہوں- اور حتی الوسع 'B' ہی رہیں- اپنی طبیعت میں ٹھہراؤ پیدا کرنے کی کوشش کریں- ٹھہراؤ پیدا کرنے کا ایک اچھا طریقہ یہ ہے کہ جو چیزیں مستقل ہمارے لئے تناؤ کا باعث بنتی ہیں- انہیں روٹین سمجھ کر اپنے آپ کو کسی حد تک تسلی دے لی جائے- جیسا کہ بجلی کا بار بار جانا اور کم ہی آنا- ہمسائے کے کتے کا بے ضرورت بھونکے چلے جانا- آپ کو سگریٹ نوشی پسند نہیں لیکن کسی شخص کا دھواں آپ کی ناک تک پہنچانے کی حتی المقدور کوشش کرنا- بینک میں بل جمع کرواتے ہوئے لمبی لائن لگانا اور بعض کا آپ کے اوپر سے پھلانگ کر بل جمع کروا لینا- یا کرائے کا مکان ڈھونڈتے ڈھونڈتے عاجز آ جانا وغیرہ- یہ سب چیزیں 'Stress Triggers' کہلاتی ہیں- کوشش کریں کہ یہ آپ کے 'Stress' کو 'Trigger' نہ کریں- یعنی یہ آپ کی پریشانی پر جلتی پر تیل کا کام کرنے میں کامیاب نہ ہوں- بس یہی وہ وقت ہے جب آپ کو اپنے اوپر کنٹرول کرتے ہوئے خوشی محسوس ہونی چاہئے- باقی یہ بات کم از کم علم کی حد تک تو ہم سب جانتے ہی ہیں کہ ہلکی پھلکی ورزش کرنا- دوڑ لگانا' سائیکل چلانا صحت اور دماغ کے لئے بہت مفید پایا گیا ہے- مسکر اشیاء سے بچ کر رہنے کی کوشش کریں- یہ ایک دفعہ پیچھے لگ جائیں تو مشکل سے ہی چھوڑتی ہیں- اس بات کا خیال رکھیں کہ آپ ایک وقت میں ایک ہی کام کریں- اور اس پر مکمل توجہ دیں- کھانے کے وقت صرف کھانے پر توجہ مرکوز کریں- کوشش کریں کہ آپ کم از کم کھانے کے وقت اپنے آپ کو دنیا کے غموں سے آزاد کر لیں- کیونکہ سکون سے کھانا نہ صرف آپ کے لئے بلکہ ساتھ بیٹھ کر کھانے والوں کے لئے بھی سکون کا باعث ہو گا- باقی عرض کرتا چلوں کہ Relax رہیں- خوش رہیں-

یہ سب کچھ لکھتے ہوئے مجھے بھی اس بات کا احساس ہونے لگا ہے کہ اب یہ بہت ضروری ہے کہ میں بھی Relax رہوں- زیادہ تر 'B' رہوں اور کبھی کبھی 'A' بن کر اضافی خوشی حاصل کروں-

غزل

ہر کوئی دل کی ہتھیلی پہ ہے صحرا رکھے
کس کو سیراب کرے وہ کسے پیاسا رکھے

عمر بھر کون نبھاتا ہے تعلق اتنا
اے مری جان کے دشمن تجھے اللہ رکھے

ہم کو اچھا نہیں لگتا کوئی ہم نام ترا
کوئی تجھ سا ہو تو پھر نام بھی تجھ سا رکھے

دل بھی پاگل ہے کہ اس شخص سے وابستہ ہے
جو کسی اور کا ہونے دے نہ اپنا رکھے

ہنس نہ اتنا بھی فقیروں کے اکیلے پن پر
جا' خدا میری طرح تجھ کو بھی تنہا رکھے

یہ قناعت ہے اطاعت ہے کہ چاہت ہے فراز
ہم تو راضی ہیں وہ جس حال میں جیسا رکھے

(احمد فراز کے ''خواب گل پریشاں ہیں'' سے انتخاب)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں-

ولادت

مکرم نعیم طاہر سون صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم ادریس احمد صاحب سیکرٹری وقف نو باٹا پور لاہور کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 7 فروری 2002ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے- حضور انور نے اس کا نام ''مرتاض احمد جمال'' عطا فرمایا ہے- بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے- نومولود مکرم سید عطاء الرحمٰن قریشی صاحب آف کوئٹہ کا نواسہ اور حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب آف سیالکوٹ رفیق حضرت مسیح موعود کا پڑپوتا ہے- احباب جماعت سے بچے کے نیک صالح خادم سلسلہ اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے-

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و احسان سے مکرمہ نائلہ نزہت صاحبہ اور مکرم ڈاکٹر محمود احمد ساجد صاحب (ایف سی پی ایس) کو مورخہ 8 فروری 2002ء بروز جمعۃ المبارک الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں پہلے بیٹے سے نوازا ہے جو کہ حضور انور کی بابرکت تحریک وقف نو میں شامل ہے- سیدنا حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام ''فاران احمد'' عطا فرمایا ہے نومولود مکرم ملک محمد اعظم صاحب زعیم انصاراللہ دارالعلوم غربی حلقہ صادق کا پہلا پوتا اور مکرم ملک محمد اسلم صاحب کارکن دفتر خدام الاحمدیہ پاکستان کا پہلا نواسہ ہے اور ڈاکٹر فرید احمد احسن یو-کے کا بھتیجا ہے- اللہ تعالیٰ بچے کو باعمر' سعادت مند' نیک اور خادم احمدیت بنائے آمین-''

مکرم مبارک احمد خاں صاحب دارالنصر شرقی لکھتے ہیں میرے بیٹے عزیزم مقبول احمد خاں کو اللہ تعالیٰ نے 28 نومبر 2001ء کو جرمنی میں پہلی بیٹی سے نوازا ہے- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام ''ماھدہ خاں'' عطا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے- نومولودہ مکرم چوہدری عبدالرحیم خاں صاحب کاٹھگڑھی مرحوم ریٹائرڈ آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کی پڑپوتی اور مکرم چوہدری محمد یوسف باجوہ صاحب دارالرحمت شرقی الف کی نواسی ہے- اسی طرح سے مکرم چوہدری عبدالجلیل صاحب مرحوم ریٹائرڈ سب پوسٹ ماسٹر کی پڑنواسی ہے- احباب سے بچی کی صحت و سلامتی کے لئے نیز خادمہ دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے-

درخواست دعا

محترم مرزا وسیم احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کرونڈی ضلع خیرپور اطلاع دیتے ہیں کہ خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ آسیہ طاہر صاحبہ اہلیہ محترم طاہر محمود صاحب آف گوجرانوالہ کا C.M.H نوشہرہ کینٹ میں میجر آپریشن ہوا تھا- اب وہ گھر آ گئی ہیں- احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی اور مزید پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے-

مکرم ماسٹر فیاض احمد صاحب سیکرٹری مال و سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ تہال ضلع گجرات لکھتے ہیں خاکسار کے بیٹے عزیزم عبداللہ احمد کے پیدائش کے ایک ہفتہ بعد 6 جون 1998ء کو نیورو کے دو آپریشن اتفاق ہسپتال ماڈل ٹاؤن لاہور میں ہوئے تھے- ابھی تک بچہ زیر علاج ہے زیادہ افاقہ نہیں ہو رہا- بچے کی مکمل شفایابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے-

مکرم ذوالفقار علی صاحب سابق کارکن الفضل لکھتے ہیں میری بھابھی محترمہ فرحت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم حفیظ احمد صاحب نصیر آباد ربوہ درد گردہ کی وجہ سے بیمار ہیں نیز خاکسار بھی بوجہ شوگر بیمار رہتا ہے احباب سے درخواست دعا ہے-

دعائے نعم البدل

عزیز محمد رفیق ابن مکرم محمد عارف خان صاحب رند سکنہ حسین آباد بیٹ چین والا ضلع مظفرگڑھ بعمر 8 ماہ مورخہ 6 فروری 2002ء کو چند روز بیمار رہنے کے بعد وفات پا گیا- نومولود مکرم مشتاق احمد خان رند صاحب کا پوتا تھا- احباب جماعت سے والدین کے لئے صبر و جمیل اور نعم البدل کے لئے دعا کی درخواست ہے-

اعلان دارالقضاء

(مکرم محمد ادریس شاہد صاحب بابت ترکہ مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب)

ورثاء مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب ساکن مکان نمبر 20/11 دارالیمن شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ موصوف بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں- مذکورہ قطعہ نمبر 20/11 دارالیمن رقبہ 10 مرلے ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے- ان کا یہ قطعہ ان کے بیٹے مکرم محمد ادریس شاہد صاحب مربی سلسلہ کے نام منتقل کر دیا جائے- دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے- جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

(1) محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
(2) محترمہ بشریٰ بی بی صاحبہ (بیٹی)
(3) مکرم محمد ادریس شاہد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں-

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

صدر بش کا ایشائی ممالک کو پیغام امریکی

صدر بش نے ایشائی ممالک کو پیغام دیا ہے کہ ہمارا ساتھ دو یا دہشت گردوں کا- درمیانی راستہ کوئی نہیں- صدام حسین نے اقوام متحدہ کے انسپکٹروں کو عراق میں ہتھیاروں کے معائنے کی اجازت نہ دی تو سنگین نتائج بھگتنے کے لئے تیار رہیں- اسامہ کے خلاف کارروائی میں وقفہ نہیں آئے گا' سعودی عرب نے عراق کے خلاف امریکی حملوں کی مخالفت کی ہے سعودی وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ کسی بھی حالت میں امریکہ کو کسی عرب ملک پر حملہ کرنے کی اجازت نہیں دیں گے-

تل ابیب میں ہزاروں افراد کا مظاہرہ

اسرائیل کے جنگی طیاروں نے نابلوس میں گورنر ہاؤس پولیس ہیڈ کوارٹر' پاپولر لبریشن فرنٹ اور یاسر عرفات کے دفتر پر حملہ کیا- اس کے خلاف تل ابیب میں ہزاروں افراد نے مظاہرہ کیا اور فلسطینی علاقے خالی کرنے کا مطالبہ کیا-

بھارت امریکہ تعلقات امریکی چیئرمین جائنٹ

چیفس آف سٹاف جنرل رچرڈ مائیرز نے کہا ہے کہ امریکہ اور بھارت کے فوجی تعلقات بے مثال سطح پر ہیں اور ایشیا کے استحکام کے لئے بے حد اہم ہیں- اپنے دورہ بھارت پر نئی دہلی آمد کے فوری بعد ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف دونوں ممالک کی فوجی شراکت اہم ہے-

ویزا پر پابندی نہیں لگائی پاکستان میں برطانوی

ہائی کمشنر مائیکل سمتھ نے کہا ہے کہ برطانیہ نے پاکستانیوں کو ویزا دینے پر کوئی پابندی نہیں لگائی- جو امیدوار بھی ویزا کے قواعد و ضوابط پر پورا اترتا ہے اسے ویزہ جاری کر دیا جاتا ہے-

نیپال میں 128 ہلاک نیپال میں ماؤ باغیوں

کے تین حملوں میں 128 افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہوگئے ہیں مرنے والوں میں 48 فوجی 75 پولیس اہلکار اور چار اعلیٰ سرکاری افسر شامل ہیں- باغیوں پر ہیلی کاپٹروں سے فائرنگ کی گئی- 100 سے زیادہ باغی بھی ہلاک ہوگئے-

وزیر کے قتل میں سرکاری اہلکار ملوث ہیں

افغانستان کی عبوری حکومت کے سربراہ حامد کرزئی نے کہا ہے کہ افغان وزیر کے قتل میں سرکاری اہلکار ملوث ہیں- کابینہ کے اجلاس میں وزیر دفاع نے ذمہ دار لوگوں کے نام بتائے ہیں- انہیں قانون کے کٹہرے میں لایا جائے گا-

راجوری میں نیا ڈرامہ مقبوضہ کشمیر میں

ایک دور دراز پہاڑی گاؤں میں بھارتی خفیہ ایجنسیوں کے اہلکاروں نے آٹھ ہندوؤں کو ہلاک کر دیا- ہلاک شدگان میں چار ہندو عورتیں بھی شامل ہیں اور 10 افراد زخمی ہو گئے- عینی شاہدین کا موقف ہے کہ کارروائی بھارتی ایجنٹوں نے تحریک آزادی کشمیر کو بدنام کرنے کے لئے کی ہے- بھارتی پولیس نے الزام لگایا ہے کہ یہ مجاہدین کی کارروائی ہے-

سات کشمیری شہید بھارتی فوج نے مقبوضہ کشمیر

میں 7 کشمیریوں کو تشدد کر کے شہید کر دیا جن میں ایک خاتون بھی شامل ہے- گھر گھر تلاشی کے دوران درجنوں افراد گرفتار کر لئے گئے-

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی و کوکنگ آئل
بلال انٹر پرائزز
سبزی منڈی - اسلام آباد
آفس 441767-440892-051
رہائش 410090-051

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
خورشید
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
موٹاپے کا بہترین علاج
سفوف مہزل - سفوف جگر خاص - شربت بزوری تلخ
جسم اور پیٹ کی فالتو چربی آہستہ آہستہ تحلیل کرتے ہیں-
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

''ہومیوڈوز'' ہر گھر کی ضرورت
ہومیوڈوز جدید تحقیقات کی روشنی میں ایک فوری اثر ہومیو ادویات کے اجزاء پر مشتمل ہر ابتدائی مرض کیلئے معجزہ نما چند منٹ میں اثر انگیز مرکب ہے- استعمال میں آسان ضمنی اثرات سے مبرا- مندرجہ ذیل مشہور امراض میں بلا دھڑک استعمال کریں-

نزلہ' زکام' فلو' کھانسی	سردی نمونیہ' پسلی کا درد	کان کا ورم شدید درد	ہر قسم کے بخار کے ابتداء میں
متلی' قے' بدہضمی' چکر' ہیضہ' نفخ' قراقر	دانت درد' شدید سر درد	زہریلے حشرات کا ڈنگ - ورم - سوزش	تمام امراض کے آغاز میں بطور فرسٹ ایڈ

اس کے علاوہ ہومیو پیتھک پوٹینسیاں - مدر ٹنکچر - گولیاں ڈبیاں - بریف کیس اور کتب وغیرہ دستیاب ہیں-
Packing: 10ML , 20ML
Rs. 25:00 , Rs 45:00
محمود ہومیو پیتھک سٹور اینڈ کلینک اقصیٰ چوک ربوہ - فون کلینک: 214204

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ منگل 19 فروری غروب آفتاب: 6-00
☆ بدھ 20 فروری طلوع فجر 5-22
☆ بدھ 20 فروری طلوع آفتاب: 6-44

امریکی صحافی کے اغوا کی تحقیق

پولیس نے اغوا ہونے والے امریکی صحافی ڈینئل پرل کی تلاش کا کام جاری رکھا ہوا ہے۔ اس سلسلے میں پولیس اپنی تمام تر توجہ امجد حسین فاروقی کو گرفتار کرنے پر مرکوز کئے ہوئے ہے۔ امجد فاروق کی گرفتاری کے لئے پولیس نے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اس کے گاؤں پر چھاپہ مارا اور پولیس نے اس کے دونوں بھائیوں کو حراست میں لے لیا۔ امجد کے دونوں بھائیوں سے تفتیش کی جارہی ہے اور اہم پیشرفت کی توقع ہے۔ حکام نے ایک اردو اخبار کو موصول ہونے والے اس ای میل پیغام کو جھوٹ قرار دیا ہے جس میں کہا گیا تھا کہ امریکی صحافی کو قندھار میں رکھا گیا ہے۔ اس ای میل پیغام کی بھی تفصیلی چھان بین کی جارہی ہے اور پیغام دینے والے کا امریکی تعاون سے پتہ چلایا جارہا ہے۔ قانونی حلقوں میں یہ امکان ظاہر کیا گیا ہے کہ اس کیس میں پولیس کم از کم ایک وعدہ معاف گواہ عدالت میں پیش کر سکتی ہے۔

پاکستان سرحدوں سے فوج بلانے پر تیار ہے

وائس چیف آف آرمی سٹاف نے کہا ہے کہ عالمی سطح پر ہونے والی تبدیلیاں پاک چین تعلقات پر اثر انداز نہیں ہوں گی۔ بلکہ دونوں ممالک کے درمیان مستقبل میں تمام شعبوں میں دوستانہ تعلقات کو مزید فروغ حاصل ہوگا۔ انہوں نے کہا پاکستان چین کے ساتھ تعلقات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور جنوبی ایشیا میں دونوں ممالک کی دوستی پائیدار امن' ترقی اور استحکام کی ضمانت ہے۔ انہوں نے چینی سفیر کو بتایا کہ پاکستان سرحدوں سے اپنی فوج واپس بلانے کے لئے تیار ہے مگر پہلے بھارت اپنی افواج واپس لے جائے۔

امریکہ نے پاکستانی ٹیکسٹائل کوٹہ میں 13 فیصد اضافہ کر دیا

بش انتظامیہ نے اگلے تین برسوں کے دوران پاکستان کے ٹیکسٹائل کوٹہ میں 42 کروڑ 60 لاکھ ڈالر کے اضافے سے اتفاق کر لیا ہے۔ سرکاری حکام کے مطابق حکومت نے یہ اضافہ کانگرس اور امریکی ٹیکسٹائل سیکٹر کی مخالفت کے باوجود کیا ہے۔

توقع کے مطابق بزنس نہیں ملا

وفاقی وزیر عبدالرزاق داؤد نے کہا ہے کہ پاکستان کی بیلنس شیٹ بہتر ہو رہی ہے تاہم برآمدی ہدف سے کم ہے۔ دو روزہ انٹرنیشنل چیمبر آف کامرس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان امریکہ کی طرف سے زبردست مالی امداد ملنے کے باوجود مارکیٹ تک متوقع رسائی میں ناکام رہا لیکن ابھی بھی امریکہ جاپان اور چین تینوں کی منڈی تک رسائی کے بڑے مواقع ہیں۔ صدر مشرف عنقریب یورپی یونین اور ترکی سے کاروبار حاصل کرنے میں کامیاب رہا ہے لیکن ابھی امریکہ سے حسب توقع بزنس نہیں ملا۔

رقبہ برائے فروخت

میری ایک مربع (25 ایکڑ) آباد زمین نہری پانی ٹیوب ویل کا پانی اس کے علاوہ بور کا پانی بھی لگ سکتا ہے۔ کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ سے ہوائی اڈے رکھ کٹ میں ہے۔ جس میں درخت بھی ہیں۔ اور اس میں گندم اور کماد بھی کافی مقدار میں پیدا ہوتا ہے۔ یہ رقبہ شہر سے قریباً چار میل کے فاصلے پر ہے۔ اس کا ریٹ ایک لاکھ پچیس ہزار روپے فی ایکڑ ہے خواہشمند حضرات مجھے ذیل کے پتہ پر مل سکتے ہیں
محمد سعید بن عبداللہ معرفت راشد ٹیلرز۔ ڈھوک سیداں روڈ کمال آباد راولپنڈی۔ یا
صوبیدار طارق محمود مکان نمبر 280/33 گلی نمبر 30 کمال آباد نمبر 3 بکرا منڈی راولپنڈی
ٹیلی فون نمبر 051-5516476

خوشخبری

اپریشن تھیٹر: مریم میڈیکل سنٹر میں 3 مارچ سے آغاز ہر اتوار صبح 9 بجے تا دوپہر 12 بجے
فیصل آباد سے سرجیکل سپیشلسٹ کی آمد
ہر قسم کے اپریشن کئے جائیں گے
میڈیکل سپیشلسٹ اینڈ کارڈیالوجسٹ کی آمد
ہر اتوار اور بدھ شام 4 بجے مریضوں کا معائنہ کرینگے۔ آغاز 17 فروری سے۔ استقبالیہ پر پرچی بنوائیں
مریم میڈیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ فون 213944

GUILD KEY mta
ایم ٹی اے کیلئے اعلیٰ اور معیاری ڈیجیٹل ریسیور نہایت مناسب قیمتوں پر دستیاب ہیں
راولپنڈی اور اسلام آباد کے علاوہ دوسرے شہروں کیلئے بھی سپیشل پیکیج دستیاب ہیں
سٹاک محدود ہے جلدی کریں بکنگ کیلئے رابطہ جناح سپر اسلام آباد
فون: 2650364 موبائل 0320-4906118

M. MOOSA & SONS 100 YEARS ESTB. 1901
ایم موسیٰ اینڈ سنز
ڈیلرز۔ ملکی وغیر ملکی BMX+MTB بائیسکل اینڈ بے بی آرٹیکلز
27۔ نیلا گنبد لاہور فون 7244220
پروپرائٹرز۔ مظفر احمد ناگی۔ طاہر احمد ناگی

احباب جماعت کو ڈیجیٹل ریسیورز نہایت مناسب قیمت پر مہیا کئے جارہے ہیں۔ بہترین کوالٹی شاندار رزلٹ فٹنگ اور مشورہ کیلئے
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون (04524)211274-213123

شاہد الیکٹرک سٹور
ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
متصل احمدیہ بیت الفضل گول امین پور بازار فیصل آباد فون نمبر 642605-632606

SHARIF JEWELLERS
RABWAH ☎ 212515

DILAWAR ELECTRONICS
Deals in: *Car stereo pioneer
*sony Hi-Fi, *Kenwood Power
Amp+ Woofer, *Hi-Fi Stereo Car
Main 3 –Hall Road, Lahore
☎ 7352212, 7352790

جاپانی گاڑیوں کے انجن گیسکٹ ساختہ جاپان وتائیوان
Bani Sons بانی سنز
میکلن سٹریٹ' پلازہ سکوائر کراچی
فون نمبر 021-7720874-7729137
Fax- (92-21)7773723
E-mail: banisons@cyber.net.Pk

نعیم آپٹیکل سروس
نظر و دھوپ کی عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتی ہیں
کنٹیکٹ لینز و سلوشن دستیاب ہیں
نظر کا معائنہ بذریعہ کمپیوٹر
فون 642628-34101 چوک چھوٹی بازار فیصل آباد

KHAN NAME PLATES
COMPUTERIZED
PHOTO ID CARDS
SCREEN PRINTING, STICKERS & DESIGNING
TOWNSHIP LHR. Ph: 5150862-5123862
email: knp_pk@yahoo.com

اعلان تعطیل

مورخہ 20 فروری 2002ء بروز بدھ دفتر الفضل بند رہے گا اس لئے اس روز کا پرچہ شائع نہ ہو گا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

سالانہ امتحانات شروع ہونے والے ہیں
اس لئے خوب تیاری کریں اور اگر۔ رفیق دماغ
کا استعمال ساتھ جاری رہے تو رزلٹ اللہ کے فضل کے ساتھ توقع کے مطابق ہوگا۔ بچوں اور بڑوں کے لئے یکساں مفید ہے
رفیق دماغ۔ کمزور ذہن کے بچوں کو ضرور استعمال کرائیں
قیمت فی ڈبی۔/25 روپے کورس 3 ڈبیاں۔
تیار کردہ: ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ
☎04524-212434 Fax:213966

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی۔ محمد اشرف بلال
زیر نگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار۔ صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور

تمام گاڑیوں وٹریکٹروں کے ہوز پائپ
آٹوز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
SRP
سینکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ نزد چنا ٹاؤن نزد گلوب ٹمبر کارپوریشن فیروزوالا لاہور
فون فیکٹری 042-7924522,7924511
فون رہائش 7729194
طالب دعا۔ میاں عباس علی' میاں ریاض احمد۔ میاں تنویر اسلم

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب پیچ کے ساتھ ساتھ ربوہ میں باعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم پیچ کی 04524-214510-04942-423173

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل۔ 61